رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الله اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ [illegible]

ششماہی [illegible]

سہ ماہی [illegible]

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۴ جولائی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ - جولائی - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے - خطبۂ جمعہ حضور نے حال کے فتنہ کے متعلق پڑھا ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کے لئے احباب دعا فرماتے رہیں ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی - اور گیانی واحد حسین صاحب شاہ مسکین کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجے گئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دشمن کے ناپاک منصوبوں کا وہی حشر ہوگا جو ابوجہل اور ابولہب کے منصوبوں کا ہوا

"نادان مخالف خیال کرتا ہے - کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی - اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا - مگر یہ نادان نہیں جانتا - کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے - زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے - میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں - خدا وہی ہے - جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے - اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے - اس کے سوا کوئی خدا نہیں - اور ضروری ہے - کہ وہ اس سلسلہ کو چلائے - اور بڑھائے - اور ترقی دے - جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے - ہر ایک مخالف کو چاہیئے - کہ جہاں تک ممکن ہو - اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے - اور ناخنوں تک زور لگائے - اور پھر دیکھے - کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا - پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب - اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کے لئے کیا کیا زور لگائے تھے - مگر اب وہ کہاں ہیں - وہ فرعون جو موسٰے کو ہلاک کرنا چاہتا تھا - اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو - کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا - وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار عقیدت

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جلسہ

قادیان ۱۲ر جولائی - آج بعد نماز مغرب مسجد نور میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر ریویو انگریزی۔ صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ ماسٹر اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی۔ ملک مولا بخش صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے المیر قاسم علی صاحب نے تقریریں کیں۔ ان کے بعد خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے مختصر تقریر کی۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق آراء منظور ہوا۔

ہم تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ہدیۂ محبت وعقیدت پیش کرتا ہے۔ اور حضور کے دامن کے ساتھ وابستگی کو حقیقی فلاح اور نجات کا موجب سمجھتا ہے۔ آپ لاریب خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اسی نے خلافت کا عظیم الشان خلعت آپکو عطا کیا۔ اور اسکی عظیم الشان نصرت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہی وجود باجود اسکا صحیح مستحق ہے۔ ہم اس بات پر بھی دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ تمام الہامات اور کشوف جو عالم روحانیت کے مہر منیر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکے متعلق بارگاہ رب العزت سے پائے۔ یعنی وہ اولوالعزم ہوگا۔ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ کان اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ برحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان تمام الہامات اور کشوف کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الودود کے متعلق بیان فرما گئے تھے۔ علیٰ وجہ الاتم پورا کیا۔ تبلیغ کے اہم فریضہ کو آپ نے اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ کہ اشد ترین معاندین بھی آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہیں۔ قرآنی حقائق ومعارف کے وہ دریا بہائے۔ کہ چیلنج پر چیلنج دینے پر بھی کوئی مقابل پر کھڑا نہ ہوا۔ ہم ان فتنہ پرداز منافقین کے خلاف پوری طرح اظہار نفرت کرتے ہیں۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کی اور جماعت کے نظام میں رخنہ ڈالکر فتنہ برپا کرنا چاہا۔

دوسرا ریزولیوشن مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے حسب ذیل پیش کیا۔ جو متفقہ طور پر پاس ہوا

ہم تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کا تہ دل سے شکر بجا لاتے ہیں۔ کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ہم کو زمانۂ نبوت۔ زمانۂ خلافت اولےٰ اور زمانۂ خلافت ثانیہ ہر سہ زمانوں کے دیکھنے کا شرف بخشا۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس امر پر اجماع کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ جو نشانات عظیم الشان معجزات اور غیر معمولی تائیدات اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں عطا کیں۔ ان کا نزول ہر پہلو سے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد سعادت مہد میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے تمام ان مخالفین ومعاندین اور حساد کو ذلیل اور شرمندہ ہوتے دیکھا۔ جو شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت کے وقار پر حملہ آور ہوئے۔ اور ہم کامل یقین اور وثوق کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رحمت بے پایاں سے یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ موجودہ فتنہ منافقین کا بھی سر کچل کر رکھ دیگا۔ اور جماعت احمدیہ کا سفینہ تمام طوفانوں کی زد سے محفوظ رہ کر ساحل مراد تک پہونچ جائے گا۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

آخر میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے تقریر کی۔ جس میں از روئے قرآن کریم شیخ عبد الرحمٰن مصری کے رویہ کی لغویت ثابت کی۔ یہ تقریر انشاء اللہ مفصل شائع کی جائے گی۔ آخر ½۱۱ بجے رات دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ر جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

197	Mrs Pauline Marie Louise Bhaduri.	London.
198	Siti Hara Sahibah.	Medan (Sumatra.)
199	Amiruddin Sahib	" "
200	Mohd Yousaf	" " "
201	Siti Rafiah	" " "
202	R. Partadinata	" Guo.ret "
203	T. Djafa Mihardjh	" "
204	M. Satibi Sahib	" "
205	Nji D. Endah Sahibah	" "
206	O. Sajoedin Sahib	" "
207	Mohd Jahja	" " "
208	R. Haje Zoehra Sahibah	" "
209	R.S. Hafsah	" " "
210	R. Haje Koerdi Sahib	" "

(باقی)

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی آئی سی ایس میں کامیابی

یہ خبر نہایت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں بفضل خدا ساتویں نمبر پر پاس ہوئے ہیں۔ اور نامزدگی کے موقعہ پر جن سات مسلمانوں کو لیا گیا ہے۔ ان میں آپ کا تیسرا درجہ ہے۔ آپ نے کل نمبر ۱۰۰۹ حاصل کئے۔ ہم اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ دینی اور دنیوی لحاظ سے اس کامیابی کو بابرکت بنائے۔ آمین

22

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

گورنمنٹ صوبہ سرحد کا دُور اندیشانہ فیصلہ

کچھ عرصہ ہوا۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک سرکلر جاری کیا تھا۔ جس میں ضروری قرار دیا گیا تھا۔ کہ گورنمنٹ سے امداد حاصل کرنے والے سکولوں میں ذریعہ تعلیم اردو ہو۔ اس سے ہندوؤں اور سکھوں کو یہ شکایت پیدا ہوئی۔ کہ صوبہ سرحد میں ہندی اور گورمکھی کی اشاعت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ ایک ایسے صوبہ میں جہاں مسلمانوں کے مقابلہ میں غیر مسلموں کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے۔ یہی مناسب تھا۔ کہ عام آبادی میں مروج زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ اور سابقہ حکومت نے ہندو اور سکھوں کے انتہائی شور کے باوجود اپنے فیصلہ کو برقرار رکھا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے جو نئی اصلاحات کے ماتحت قائم ہوئی ہے اعلان کر دیا ہے۔ کہ گرانٹ سکولوں کی منظوری اور گرانٹ دیئے جانے کے لئے ذریعہ تعلیم کے متعلق سرکلر میں جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ انہیں واپس لے لیا جائے۔ چنانچہ سکولوں کے مینیجروں اور میونسپل کمیٹیوں کے سکرٹریوں کو سکولوں کی منظوری کے متعلق ایجوکیشن کوڈ کے باب ۳۔ میں مندرجہ قواعد سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں لکھ دیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ انہی قواعد کی پابند رہنا چاہتی ہے۔ اور سرکلر کی عاید کردہ پابندیوں پر عمل کرنا نہیں چاہتی۔

جہاں ہم ہندوؤں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہیں اس جدوجہد میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ وہاں ہم حکومت صوبہ سرحد کی تعریف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ جس نے صوبہ کی اقلیت کو مطمئن کرنے کے لئے اس کے مطالبہ پر تسلیم خم کر دیا۔ ہمدرد۔ دُور اندیش اور رعایا کی خیر خواہ حکومت کا یہی فرض ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ رعایا کے ہر طبقہ کے جذبات اور احساسات کا لحاظ رکھے۔ اور ہر جائز مطالبہ کے متعلق ہمدردانہ طریق عمل اختیار کرے۔ حکومتِ صوبہ سرحد کی یہ مثال ان صوبوں کے لئے خاص طور پر قابل تقلید ہے۔ جہاں ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اور حکومت عملی طور پر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ان صوبوں میں مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے ان کے مذہبی اور قومی مسائل میں انصاف اور عدل سے کام لیا جائے۔ اور ان کے مطالبات کو پورا کر دیا جائے۔ تو اس سے اکثریت کو اسی طرح کوئی نقصان نہیں پہونچیگا۔ جس طرح صوبہ سرحد میں ہندوؤں اور سکھوں کا مطالبہ پورا کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کو نہیں پہونچا۔ لیکن اس طرح آپس کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔ اور رفتہ رفتہ ایسی فضا پیدا ہو جائے گی۔ کہ ہندوستان بھی باہم ترقی تک پہنچنے کے قابل ہو جائیگا۔

قرضہ بورڈ کے خلاف ڈاکٹر گوکل چند کے الزامات

ہر ضلع میں قرضہ بورڈ بنائے جانے کے متعلق ڈاکٹر سر گوکل چند نے جو تقریر کی۔ اور جس میں ایک ہندو سبھا کے شائع کردہ بے بنیاد الزامات کا پلندہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے متعلق اگرچہ بعض ہندو اخبارات نے ان کی بہت تعریف کی۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ انہوں نے ان الزامات کی ذمہ واری اپنے اوپر لے کر حکومت کو چیلنج دیدیا ہے۔ کہ ان پر مقدمہ چلائے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے لکھا تھا۔ اس ذمہ واری کی حقیقت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ اسمبلی ہال میں کھڑے تھے۔ اور اس وجہ سے قانونی تعزیر سے بری تھے۔ اخبار "ملاپ" نے بھی یہ بات محسوس کی ہے۔ اور لکھا ہے "ڈاکٹر صاحب اسمبلی کے باہر کسی پبلک جلسہ میں جھنگ بورڈ کے خلاف وہی الزامات دہرائیں۔ جو انہوں نے اسمبلی کے اندر لگائے"

چونکہ ڈاکٹر صاحب اس کے لئے کبھی تیار نہ ہونگے اس لئے انہوں نے جو الزامات دہرائے وہ قطعاً اس قابل نہیں ہیں۔ کہ انہیں کچھ وقعت دی جاسکے۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری کا اپنی تحریر سے انکار

۲۸۔ جون کے جلسہ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے شیخ عبدالرحمٰن مصری وغیرہ منافقین کے جماعت احمدیہ سے اخراج کے متعلق جو تقریر فرمائی۔ اس میں یہ ثابت کرتے ہوئے کہ ان لوگوں نے جو قدم اٹھایا ہے۔ وُہ تقوےٰ سے دور اور خشیت اللہ کے بالکل خلاف ہے۔ بطور مثال یہ بات پیش کی۔ کہ شیخ مصری نے اپنے اثر اور رسوخ کا گھمنڈ کرتے ہُوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو لکھا ہے۔ کہ مجھے مستریانِ مباہلہ پر قیاس نہ کیا جائے۔ مجھے جماعت میں عزت حاصل ہے۔ اور جماعت میری آواز پر کان دھرے گی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ شیخ مصری اپنی طاقت۔ اپنی عزت اور اپنے اثر کو اپنے کامیاب ہونے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ حالانکہ حق و صداقت کو لے کر کھڑے ہونے والوں کے مونہہ سے کبھی اس قسم کے الفاظ نہیں نکلتے۔ بلکہ وُہ اپنی کمزوری اور بے کسی کا کھلے الفاظ میں اقرار کرتے اور اپنی کامیابی کا انحصار محض خدا تعالےٰ کی نصرت پر رکھتے ہیں۔

اس پر شیخ مصری نے ایک اشتہار دستی لکھوا کر آریوں اور احرار کی دوکانوں پر لگوایا۔ جس میں اپنے سابقہ بیان سے انکار کیا۔ اس کے جواب میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے حسب ذیل اعلان شائع کیا۔ "میں نے ۲۸-۲۹۔ جون ۱۹۳۷ء کی درمیانی رات کو مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر کے دَوران میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے متعلق یہ کہا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو خطوط لکھے تھے۔ ان میں انہوں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مجھے مستریوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ جماعت میری آواز پر کان دھرے گی۔ اور مجھے جماعت میں عزت حاصل ہے وغیرہ وغیرہ۔ تقریر کے اس حصہ کے متعلق شیخ صاحب نے ایک قلمی پوسٹر شائع کیا ہے۔ اور اس میں اس قسم کے مفہوم سے انکار کیا ہے۔ اور لعنۃ اللہ علے الکاذبین کے الفاظ لکھے ہیں۔ سو میں شیخ صاحب کے اس انکار کے جواب میں لکھتا ہُوں۔

ذیل میں شیخ صاحب کے اصل الفاظ نقل کئے جاتے ہیں۔ جو بغیر کسی ایک حرف یا شوشہ یا نقطہ کے تصرف کے محض شیخ صاحب کے الفاظ ہیں۔ جو وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے اپنے متعلق لکھتے ہیں:۔ "کیونکہ آپ اچھی طرح سے جانتے تھے۔ کہ اس شخص کو جماعت میں عزت حاصل ہے۔ مستریوں کے متعلق تو اس قسم کے عذر گھڑ لئے گئے تھے۔ کہ ان کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یا ان کی لڑکی پر سوت لانے کا مشورہ دیا تھا۔ مگر یہاں اس قسم کا کوئی عذر بھی نہیں چل سکتا۔ اس کے اخلاص پر کوئی دھبہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس کی بات کو جماعت مستریوں کی طرح رد نہیں کریگی۔ بلکہ اسے کان دھرنا پڑے گا۔ اور وُہ ضرور دھریگی"

یہ ہیں وُہ الفاظ جو شیخ صاحب نے اپنے خطوط میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے تحریر کئے تھے۔ اب شیخ صاحب غور کریں۔ کہ کیا انہوں نے یہ نہیں لکھا۔ کہ:۔

(۱) مجھے جماعت میں عزت حاصل ہے (۲) شیخ صاحب کی بات کو جماعت مستریوں کی طرح رد نہیں کریگی (۳) جماعت کو شیخ صاحب کی بات پر کان دھرنا پڑے گا۔ (۴) جماعت شیخ صاحب کی بات پر ضرور کان دھرے گی۔ پھر یہ کہنا کہاں تک درست ہے۔ کہ میں نے اپنے کسی رسوخ یا عزت کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ مستریوں اور اپنے قوت و ضعف کے فرق کا اظہار کیا ہے۔ اب بے شک شیخ صاحب شوق سے لعنۃ اللہ علے الکٰذبین تلاوت کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت احمدیہ سے روگرداں ہونیوالوں کا عبرتناک انجام

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر

۲۸ جون مسجد اقصےٰ میں جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل صدارتی تقریر فرمائی:

جلسہ کی کارروائی سے قبل میں دو باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی یہ ہے کہ میں نے جہاں تک احادیث کا مطالعہ کیا ہے۔ اسکی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ احادیث کی تمام کتابوں میں خوارج کا ذکر ہے۔ میں نے اپنی وسعت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا بہت حد تک مطالعہ کیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور جس کے متعلق مولانا شبلی کہتے ہیں۔ کہ میں نے سوائے پروفیسر مارگولیتھ کے کسی انسان کو نہیں دیکھا۔ جس نے یہ کتاب پڑھی ہو۔ مگر یہ بات انکی غلط ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کتاب کو پڑھا۔ اور کتاب پر نوٹ بھی لکھے ہیں۔ میں نے بھی اس کتاب کو پڑھا ہے۔ اور بالاستیعاب پڑھا ہے۔ میں کسی فخر کے طور پر نہیں۔ بلکہ اظہار حقیقت کے لئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے مطالعہ میں بہت کم لوگ مجھ سے زیادہ واقف ہوں گے۔

پس میں اپنے وسعت مطالعہ کی بناء پر بیان کرتا ہوں کہ احادیث کی تمام کتابوں میں اور تاریخ کی کتابوں میں خوارج کا ذکر ہے اس گروہ میں بظاہر سب خوبیاں تھیں۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ زکوٰۃ دیتے تھے۔ فریضہ حج ادا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اس گروہ کی نمازوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھوگے ان کے روزوں کو دیکھ کر اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ مگر باوجود اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دین سے انہیں کوئی وابستگی نہیں۔ اور وہ بدترین لوگ ہونگے۔ جہاں ان میں بعض ذاتی خوبیاں بھی تھیں۔ وہ زاہد تھے عابد تھے۔ مذہب اسلام پر اس قدر سختی سے پابند تھے۔ کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کرنے والے کو کافر اور خارج از اسلام سمجھتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا۔ کہ انہیں دین سے وابستگی نہیں ہوگی۔ ان کا قصور کیا تھا؟ یہی کہ وہ ایک شخص کے ہاتھ پر جمع نہیں ہوتے تھے۔ ان کا اصول تھا کہ ان الحکم الا للّٰہ کہ حکم صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ وہ کسی انسان کی اطاعت کو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے خلاف سمجھتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے علیحدگی بھی اسی وجہ سے انہوں نے اختیار کی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کے جواب میں فرمایا تھا کہ کلمۃ حق ارید بھا الباطل یعنے حق سچا ہے۔ مگر اس کا جو مطلب یہ لوگ لیتے ہیں وہ غلط ہے۔ یعنی باوجود ان الحکم الا للّٰہ کے پھر ایک ہاتھ پر جمع ہونا اور اسے واجب الاطاعت ماننا ضروری ہے۔ کیونکہ جب کسی کو واجب الاطاعت مانا جائے تو اللہ تعالےٰ کی خاطر مانا جائے گا۔ اس صورت میں ان الحکم الا للّٰہ بھی صحیح ہے۔ اور ایک شخص کے ہاتھ پر جمع ہونا۔ اور اسے واجب الاطاعت ماننا بھی صحیح ہے۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قوم سے باوجود ان میں ذاتی خوبیاں ہونے کے سخت نفرت کا اظہار فرمایا۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ ان میں قومی نیکی نہیں تھی فردی نیکی تھی۔ مگر فردی نیکی قومی نیکی کے مقابل میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ صرف زید کے نماز پڑھنے سے اسلام کی اشاعت نہیں ہوسکتی صرف بکر کے روزے رکھنے سے اسلام کی اشاعت نہیں ہوسکتی۔ صرف عمر کے حج کرنے سے اسلام نہیں پھیل سکتا۔ جب تک سب مل کر اور ایک شخص کے ہاتھ پر جمع ہوکر کام نہ کریں۔ اس وقت تک اسلام ترقی نہیں کرسکتا۔ ید اللّٰہ علی الجماعۃ جماعت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یعنی وہ اس کا محافظ و ناصر ہوتا ہے اور جب تک ایک شخص کے ہاتھ پر جمع نہ ہوں۔ اور اسے واجب الاطاعت نہ مانا جائے۔ اس وقت تک جماعت نہیں بن سکتی۔ پس میں اپنے بزرگوں اور بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ نظام جماعت کے مقابلہ میں کسی کی محض ذاتی خوبی اگر کوئی اس میں ہو کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے اسلام کو غالب کرنے کے لئے قومی خوبی کا ہونا ضروری ہے۔ قومی خوبی کے مقابلہ میں جو بھی ذاتی خوبی کو دیکھے گا۔ اور جماعت سے الگ ہوگا۔ وہ خارجیوں کی طرح تباہ ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں تجربہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے خلافت سے علیحدگی اختیار کی۔ اس وقت ان کو صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت سے انکار تھا۔ مگر اس انکار کی وجہ سے ان کی کیا حالت ہوگئی۔ وہ لوگ جو عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتے رہے انہوں نے نبوت سے انکار کر دیا۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے حکم کو رد کر دیا۔ غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھنے کے حکم کو چھوڑ دیا۔ غرض آہستہ آہستہ دور ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک آپہنچی کہ اب وہ بیسیوں مسئلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اور نہائت بے باکی سے آپ کی توہین کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

اسی طرح مباہلہ والوں نے جب خلافت سے وابستگی کو چھوڑا۔ تو انہوں نے اعلان کیا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اور خلافت کے قائل ہیں۔ مگر موجودہ خلیفہ سے اختلاف ہے۔ مگر ان کا انجام کیا ہوا۔ جب خلافت کے برکات اور انوار ان سے اٹھ گئے۔ تو آہستہ آہستہ تنزل اختیار کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ اب احمدیت کا علی الاعلان انکار کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح مولوی عمر الدین شملوی جو عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر غیر مبایعین سے بحث کرتے رہے اور اس کے متعلق کئی مضامین لکھے۔ تکفیر کی اہمیت کے متعلق تقریریں کرتے رہے لیکن جب وہ جماعت سے الگ کئے گئے۔ تو غیر مبایعین سے جا ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار کر دیا مسئلہ تکفیر کی تردید شروع کر دی۔

پس تجربہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ جس نے بھی خلافت سے وابستگی کو ترک کیا۔ وہ تنزل کے گڑھے میں گر گیا۔ ان لوگوں کی بات تب صحیح ہوتی۔ جب وہ خلافت سے علیحدہ ہونے کے بعد بھی صحیح عقائد پر قائم رہتے۔ مگر واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ جب انہوں نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے روگردانی کی۔ تو آہستہ آہستہ سابقہ عقائد بھی چھوڑتے گئے یہاں تک کہ اب انکو احمدیت سے کسی قسم کا واسطہ نہیں رہا۔ منشی فخر الدین صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری بھی اب تک وہی کہتے ہیں۔ جو پہلوں نے کہا۔ کہ ہم احمدی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ خلافت کے قائل ہیں۔ صرف موجودہ خلیفہ سے اختلاف ہے۔ یہ وسوسہ بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا پہلوں کو ہوا۔ مگر بیس سالہ تجربہ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ جو شخص بھی نظام سلسلہ سے الگ ہوا۔ وہ اپنے مقام پر نہیں رہا۔ بلکہ تنزل کی طرف جاتا رہا۔ اور مطابق صحیح حدیث من شذ شذ فی النار۔ یعنے جو شخص بھی جماعت سے الگ ہوگا۔ وہ اس مقام پر نہیں رہے گا۔ بلکہ آگ میں جائیگا۔

ان لوگوں نے خطرناک قدم اٹھایا ہے۔ احباب کو ان سے محفوظ رہنا چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اور ان لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ سچے دل سے تائب ہو کر پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ندامت کے ساتھ رجوع کریں۔

وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عہدِ جدید" کے رُو سے مسئلہ تثلیث پر ایک نظر

تین ایک اور ایک تین

تثلیث جو عیسائیت کا مایۂ ناز مسئلہ ہے۔ اُسے پادری مختلف رنگوں میں پیش کر کے مخلوقِ الٰہی کو دھوکا دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ ہم تثلیث کے قائل نہیں۔ بلکہ تثلیث فی التوحید مانتے ہیں۔ بایں ہمہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ہر سہ اقانیم آپس میں برابر ہیں۔ ان میں نہ کوئی مؤخر ہے۔ نہ مقدم۔ نہ صغیر ہے نہ کبیر۔ بلکہ تینوں اقانیم ہم قدم اور ہم قدر ہیں۔ وُہ کہتے ہیں۔ اب غیر مخلوق۔ ابن غیر مخلوق۔ روح القدس غیر مخلوق۔ اب غیر محدود۔ ابن غیر محدود۔ اور روح القدس غیر محدود۔ مگر تین غیر مخلوق نہیں۔ اور نہ تین غیر محدود۔ بلکہ ایک غیر مخلوق۔ اور ایک غیر محدود خدا ہے۔ اسی طرح کہتے ہیں۔ اب ازلی۔ ابن ازلی۔ روح القدس ازلی۔ اب قادرِ مطلق۔ ابن قادر مطلق۔ رُوح القدس قادر مطلق۔ اب خداوند۔ ابن خداوند۔ اور روح القدس خداوند۔ مگر تین ازلی یا تین قادر مطلق یا تین خداوند نہیں بلکہ ایک ہی ازلی۔ ایک ہی قادر مطلق۔ اور ایک ہی خداوند ہے۔

غرض عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ہر اقنوم جداگانہ خُدا۔ اور خداوند ہے۔ مگر یہ کہنا منع ہے۔ کہ تین خدا۔ یا تین خداوند ہیں۔ چنانچہ "تشریح التثلیث" کا مصنف لکھتا ہے "تین ایک ہیں۔ اور دانائی اور قدرت و جلال میں۔ اور ابدی و ازلی ہونے میں برابر ہیں" (ص ۔)

تین ممبرانِ کمیٹی

عیسائی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ تینوں اقانیم کے لئے تین علیحدہ علیحدہ جسم مقرر ہیں۔ باپ کی وُہ شکل ہے جو آدم کی۔ کیونکہ اس نے آدم کو اپنی شکل پر بنایا تھا۔ جیسا کہ "پیدائش" میں لکھا ہے "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا" (۱/۲۶)

اور بیٹا یسُوع مسیح کی شکل پر متشکل ہوا۔ اور روح القدس کبوتر کی شکل پر جیسا کہ "متی" میں لکھا ہے:۔

"یسُوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا۔ اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا۔ اور اس نے خدا کے رُوح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا" (۳/۱۶)

عیسائیوں کے یہ تین مجسم خدا بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:۔

"بطور تین ممبر کمیٹی کے ہیں۔ اور بزعم اُن کے تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے۔ یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے۔ اور گویا اُن کے گاڈ صاحب کو بھی شخصی سلطنت کی لیاقت نہیں۔ تمام مدار کونسل پر ہے" (انجام آتھم ص ۳۶)

عیسائیوں کے دعویٰ کا ابطال

عیسائیوں کے نزدیک یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ہر سہ اقانیم میں سے کوئی صغیر یا کبیر نہیں۔ بلکہ تینوں اقانیم رتبہ اور درجہ میں برابر ہیں۔ لیکن "ابن" یعنی یسُوع مسیح انجیل میں فرماتے ہیں:۔

"باپ مجھ سے بڑا ہے" (یوحنا ۱۴/۲۹)

"میں وُہی ہوں اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اسی طرح کہتا ہوں۔ یوحنا (۸/۲۸)

اس اقتباس میں "ابن" کا یہ کہنا کہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ اور میں خود کچھ نہیں کر سکتا۔ بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا۔ اسی طرح لوگوں سے کہتا ہوں بتاتا ہے کہ تینوں اقانیم برابر نہیں۔ اور جب برابر نہ ہوئے۔ تو تثلیث جس بنیاد پر اٹھائی گئی تھی۔ وُہ باطل ثابت ہو گئی:۔

عہدِ جدید میں وحدانیت کی تعلیم

مسئلۂ تثلیث کو حل کرنے کے لئے

ہمیں زیادہ عہدِ جدید پر غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح ؑ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ اور آپ کی طرزِ زندگی۔ عبادات اور دعاؤں سے کیا پتہ چلتا ہے۔ آیا یہ کہ وُہ ایک سچے خدا کی پرستش کرتے تھے۔ یا یہ کہ وُہ اپنی اور روح القدس کی پرستش کرنے کی لوگوں کو تاکید کیا کرتے تھے:۔

متی ۲۳/۹ میں لکھا ہے "تمہارا باپ ایک ہی ہے۔ جو آسمانی ہے"

متی ۲۶/۳۶ تا ۴۲ میں ذکر آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے واقعہ صلیب سے پہلے رو رو کر خدا تعالےٰ سے محفوظ رہنے کے متعلق دعائیں کیں۔ اور آخر یہاں تک کہدیا کہ "اے میرے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تاہم جیسا میں چاہتا ہوں۔ ویسا نہیں۔ بلکہ جیسا تو چاہتا ہے۔ ویسا ہی ہو"

گویا حضرت مسیح نے اپنی مرضی اور اپنی خواہشات کلیتہً مٹا کر خدا تعالےٰ سے یہ درخواست کی۔ کہ جیسا تُو چاہتا ہے۔ ویسا ہی ہو۔ اُن کا اپنے نفس کو اس طرح مٹا دینا۔ اور ایک بالا ہستی کے آگے رونا۔ گڑگڑانا۔ اور تضرع و انکسار سے دعائیں کرنا بتاتا ہے۔ کہ وُہ ایک ہی خدا کے قائل تھے:۔

مرقس ۱۰/۱۸ میں آتا ہے۔ حضرت مسیح نے ایک دفعہ فرمایا "کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا"

مرقس ۱۲/۲۹ میں آتا ہے "اے اسرائیل سُن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے"

یوحنا ۵/۴۴ میں فرشتے میں "تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو۔ اور وُہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے۔ کیونکر ایمان لا سکتے ہو"

یوحنا ۱۷/۳ میں آتا ہے "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وُہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ جانیں"

اسی طرح یوحنا ۵/۳۰ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں "میں اپنی مرضی نہیں۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں" یوحنا ۱۵/۱۰ میں فرماتے ہیں "میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے۔ اور اس کی محبت میں قائم ہوں"

یوحنا ۱۷/۴ میں اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا"

یوحنا ۱۱/۴۲ میں فرماتے ہیں "اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں۔ کہ تو نے میری سن لی"

یوحنا ۴/۲۳ میں آتا ہے "وُہ وقت آتا ہے۔ بلکہ اب بھی ہے۔ کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے"

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جہاں اپنے پیرؤوں کو وحدانیت کی تعلیم دی۔ وہاں آپ نے خدا تعالےٰ کے حضور اپنی عبودیت کا کامل طور پر اظہار کیا۔ آپ نے صاف طور پر کہا۔ کہ میں خود کچھ نہیں کر سکتا۔ بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا ہے اسی طرح کرتا ہوں۔ پھر آپ نے مصائب کے وقت خدا تعالےٰ کی طرف کامل رجوع کیا۔ اور جب دیکھا۔ کہ اس کی تقدیر کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ تو ان الفاظ میں اپنے انکسار کا اظہار کر دیا۔ کہ "جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو"

اس کے علاوہ آپ کا بار بار یہ کہنا کہ میں اپنی مرضی نہیں۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا۔ میں نے اپنے خدا کا جلال دُنیا پر ظاہر کیا۔ بتاتا ہے۔ کہ ان کی آمد کی غرض صرف ایک ہی تھی۔ اور وُہ یہ کہ خدائے واحد کی پرستش دُنیا میں قائم کریں۔ اسی لئے آپ نے فرمایا۔ وہ وقت آتا ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش کریں گے۔ آپ نے یہ نہیں کہا۔ کہ سچے پرستار میری۔ یا روح القدس کی پرستش کریں گے

حضرت مسیح علیہ السلام کے ان ارشادات کے باوجود عیسائیوں کا تثلیث کو پیش کرنا مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نبی علیٰ وجہ الکمال محدّث ہوتا ہے"

(حضرت مسیح موعود)

آج سے تین ماہ قبل میں نے الفضل میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں یہ ثابت کیا تھا۔ کہ غیر مبایعین جو دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھنے کے عادی ہیں۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر ان کی نظر سے اوجھل ہوتا ہے۔ انکے "امیر" کے کلام میں کثرت سے نقیض باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے میں نے بطور مشتے از خروارے مولوی محمد علی صاحب کے کلام سے صرف دس مثالیں پیش کی تھیں ؛

مضمون کا جواب

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ یا تو حضرت "امیر" اور ان کے رفقا تسلیم کر لیتے کہ یہ باتیں واقعی آپس میں مخالف ہیں۔ اور ان کی اصلاح کی فلاں صورت ہے۔ یا پھر ان تناقضات میں تطبیق دے کر قارئین کو سمجھاتے کہ ان میں تطبیق کی یہ صورت ہے۔ مگر افسوس ان دونوں میں سے ایک کو بھی اختیار نہ کیا گیا۔ نہ تو ان تناقضات کو تسلیم کیا گیا۔ اور نہ ہی ان میں تطابق ثابت کیا گیا۔ البتہ ایک شخص نے پیغام صلح میں یہ لکھ دیا۔ کہ

"چونکہ پیشکردہ تناقضات قادیانی مبلغ کی کم فہمی اور بد دیانتی کا نتیجہ ہیں اس لئے ان پر بحث کرنا اپنے قارئین پیغام صلح کے اوقات عزیز کو ضائع کرنا ہے! البتہ قادیانی مبلغ کے پیشکردہ اس اصول پر کہ ہر نبی محدث ہوتا ہے" میں اس مضمون میں اختصار سے بحث کروں گا۔"

(پیغام مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء)

یہ ہے جواب میرے اس مضمون کا جس نے غیر مبایعین کے امیر صاحب کا تانا بانا بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مضمون نگار ان تناقضات کے رفع کرنے سے بالکل عاجز ہے ؛

"نبی ہرگز محدث یا مجدد نہیں ہوتا"

ہاں البتہ اس نے اپنے مضمون میں اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "نبی ہرگز محدث یا مجدد نہیں ہوتا" چونکہ یہ ایک قابل غور مسئلہ ہے۔ اس لئے فی الحال اس کے متعلق صحیح نظریہ احباب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ؛

مضمون نگار کا خیال اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ ہر نبی محدث ہوتا ہے یہ ایک ایسا اصول ہے۔ جس کی ایجاد کا سہرا جناب میاں محمود احمد صاحب کے سر ہے ..... یہ ایک ایسی بات ہے کہ اس کی نہ کوئی اصل قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ نہ تفسیر میں۔ نہ لغت میں بلکہ دنیا میں کہیں بھی نہیں۔"

(پیغام مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء)

پھر لکھا ہے :۔

"ہم قادیانیوں سے کسی بڑی بات کے خواستگار نہیں۔ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ سب کاموں کو چھوڑ کر قرآن و حدیث سے یہ ثابت کر دکھائیں۔ کہ ہر نبی محدث و مجدد بھی ہوتا ہے۔ اگر قرآن و حدیث سے اس لغو اور بے بنیاد عقیدہ کو سہارا نہ ملے۔ تو سلف صالحین کے اقوال سے ہی یہ دکھائیں۔ اور اگر وہاں سے بھی دھکے ملیں۔ تو عام عقلی دلائل سے اس عقیدہ کو ثابت کریں۔"

(پیغام مجریہ ۲۷ مئی ۱۹۳۷ء صہ ۹)

خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) نہ لغت سے

(۲) نہ سلف صالحین کے اقوال سے

(۳) نہ حدیث سے

(۴) نہ ہی قرآن کریم سے

اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ نبی محدث ہوتا ہے۔ بلکہ دنیا میں کہیں بھی اس کی اصل نہیں۔ اسکے موجد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں ؛

محدث از روئے لغت

آؤ اب تحقیق کریں۔ کہ مضمون نگار صاحب کا یہ دعوےٰ کہاں تک صحیح ہے محدث کا لفظ حَدّث کا اسم مفعول ہے اس کا مصدر تحدیث ہے۔ منجد میں لکھا ہے حدث۔ روی واورد الحدیث یعنے بات کی یا کسی بات کو روایت کیا۔ نیز کہا جاتا ہے۔ تحادث القوم۔ یعنے لوگوں نے ایک دوسرے سے بات چیت کی۔ حِدّث۔ حَدِث اور حِدّیث اس شخص کو کہتے ہیں جو بہت باتیں بنانے والا ہو۔ حدیث بات کو کہتے ہیں ؛

پس از روئے لغت محدث اس شخص کو کہتے ہیں۔ جس سے بات چیت کی جائے ؛

چونکہ ولی قرب الہیٰ سے محظوظ ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس سے باتیں کرتا ہے۔ اس لئے جب ہم کسی مقرب الہیٰ کے متعلق یہ لفظ استعمال کرینگے تو اس کے معنی ہوں گے۔ "وہ شخص کہ اللہ تعالےٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہو۔"

ملا علی قاری صاحب لکھتے ہیں۔

"و یجوز ان یحمل علیٰ ظاھرہ بان تحدثھم الملائکۃ لا بوحی بل بما یطلق علیہ اسم حدیث" یعنے یہ بھی جائز ہے کہ محدثون کے الفاظ کو ظاہر پر محمول کیا جائے۔ اور اس سے ایسے لوگ مراد لئے جائیں۔ جن سے فرشتے باتیں کرتے ہوں۔ اور ان کا بات کرنا ضروری نہیں کہ وحی کے طور پر ہو۔ بلکہ ہر ایک ایسے اشارہ وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔ جسے بات (حدیث) کہہ سکیں۔" مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صہ ۵۳۲

پس اگر کوئی شخص فرشتوں سے باتیں کرتا ہے۔ اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ خواہ بذریعہ وحی جلی یا بذریعہ وحی خفی وہ بہر صورت محدث کہلانے کا مستحق ہے ؛

چونکہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اس لئے از روئے لغت اس پر "حدیث" کا لفظ صادق آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابھا (سورۂ زمر آئت ۲۵)

حدیث کی لغت میں محدثون کے معنی ملھمون لکھے ہیں۔ (ترمذی) یعنے وہ لوگ جنہیں اللہ تعالےٰ الہام کرتا ہے۔ اور الہام کے معنی میں لکھا ہے ان یلقی اللہ فی النفس امراً یبعثہ علی الفعل او الترک وھو نوع من الوحی یخص اللہ بہ من یشاء من عبادہ۔ یعنے یہ کہ اللہ تعالےٰ کسی کے دل میں کوئی بات ڈالے۔ اور اس کے کرنے یا نہ کرنے پر اسے آمادہ کرے۔ یہ بھی وحی کی ایک قسم ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ اپنے بعض بندوں کو مشرف کرتا ہے۔ (نہایہ ابن اثیر جلد ۴ صہ ۶ مصری)

اس تحقیق کے مطابق ہر وہ شخص محدث کہلائے گا۔ جس سے فرشتے باتیں کریں۔ اور اللہ تعالےٰ اُسے اپنے الہام سے مشرف کرے۔ چونکہ ہر نبی پر خدا کے فرشتے اترتے ہیں۔ اور خدا کا کلام ان پر لاتے ہیں۔ اس لئے یقیناً ہر ایک نبی محدث اللہ بھی ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کو خدا تعالےٰ حدیث قرار دیتا ہے پس جس پر وہ نازل ہوا وہ از روئے لغت بلاشبہ محدث بھی ہے ؛

اگرچہ غیر مبایعین اپنے امیر کے کلام کو قابلِ وقعت نہیں سمجھتے تاہم اس بارے میں ان کا اقرار بھی درج کر دیتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"محدث ایک معنے سے نبی اور نبی ایک معنے سے (یعنی لغوی مفہوم میں) محدث ہے۔" (حاشیہ النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم صہ ۱۳۴)

خط کشیدہ الفاظ سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ نبی از روئے لغت محدث بھی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محدث ازروئے اقوال آئمہ

یہ ثابت کر چکنے کے بعد کہ ہر نبی از روئے لغت محدث بھی ہوتا ہے۔ اب محدث کی تعریف اقوال آئمہ سے بھی پیش کرتا ہوں۔

۱۔ مجدد الف ثانی رح کا وہ قول جسے اہل پیغام بارہا اپنی مختلف تصانیف میں درج کر چکے ہیں۔ محدث کی تعریف یوں کرتا ہے:۔

اعلم ایھا الاخ الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاھا وذلک الافراد من الانبیاء علیھم الصلاۃ والتسلیمات وقد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیھم بالتبعیۃ والوراثۃ ایضاً واذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمی محدثاً کما کان امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

یعنی اے صدیق! جان لے کہ اللہ سبحانہ کا کلام کبھی بشر کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔ جیسا ان کے سامنے۔ اور یہ انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے۔ اور کبھی ان کے پیرووں میں سے بعض کیلئے جو کمال حاصل کر چکے ہوں بہ سبب پیروی اور وراثت کے بھی ایسا کلام ہوتا ہے۔ اور جب یہ کلام ان میں سے ایک کے ساتھ کثرت سے ہو۔ تو اس کا نام محدّث رکھا جاتا ہے۔ جیسے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رکھا گیا۔"

(مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب ۵۱)

اس سے واضح ہے۔ کہ وہ شخص جسے بکثرۃ مکالمہ مخاطبہ الہٰیہ کا شرف حاصل ہو۔ محدث کہلاتا ہے۔

۲۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی رح فرماتے ہیں:۔

"باید دانست کہ از انجملہ الہام ست ہمیں الہام کہ بانبیاء ثابت است آنرا وحی گویند واگر بغیر ایشاں ثابت مے شود اورا تحدیث مے گویند۔ در کتاب اللہ مطلق الہام را خواہ بانبیاء اللہ ثابت است خواہ باولیاء اللہ وحی نامند"

یعنی الہام اگر انبیاء کو ملے تو اسے وحی کہتے ہیں۔ اور اگر ان کے علاوہ دوسروں کو ملے تو تحدیث کہتے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں مطلق الہام کو خواہ وہ انبیاء کی طرف نازل ہو خواہ اولیاء کی طرف۔ وحی کہا گیا ہے۔" (منصب امامت ص۳۱)

یعنی حقیقت ایک ہی ہے۔ مگر نبی اور دوسرے اولیا کی وحی میں فرق کرنے کے لئے علماء نے اس ایک ہی حقیقت کے دو نام رکھ دئے ہیں۔

۳۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں:۔

قال التوربشتی المحدث فی کلامھم ھو الرجل الصادق الظن وھو فی الحقیقۃ من القی فی روعہ شئی من قبل الملاء الاعلیٰ فیکون کالذی حدث بہ

علامہ تورپشتی کہتا ہے۔ کہ علماء کے نزدیک محدث اس شخص کو کہتے ہیں۔ جسے اپنے رب پر پختہ یقین ہو۔ اور وہ درحقیقت وہی شخص ہوتا ہے جس کے دل میں ملاء اعلےٰ (فرشتوں) کی طرف سے کچھ ڈالا جائے گویا کہ اس سے باتیں ہو رہی ہیں۔"

(مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ ص۳۱ مصری)

ان حوالجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس شخص کو بکثرت مکالمہ ومخاطبہ الہٰیہ حاصل ہو۔ وہ محدث کہلاتا ہے۔ اور اس میں ہرگز کسی کو بھی شک نہیں۔ کہ نبی کو بھی مکالمہ مخاطبہ الہٰیہ کا شرف بکثرت حاصل ہوتا ہے۔ پس نبی بھی یقیناً یقیناً محدث ہوتا ہے۔ ہاں نبی کی شان عام محدثین سے بہت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے گو ان دونوں میں ایک ہی حقیقت پائی جاتی ہے۔ صرف ضعف اور شدت کا فرق ہوتا ہے۔ پھر بھی علماء نے اس میں فرق کرنے کے لئے اس کے دو الگ الگ نام رکھدئے ہیں۔ کیونکہ "کمالیت وحی حسب کمالیت مورد وحی ہوا کرتی ہے۔" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۲۴۷)

پس دو مختلف ناموں سے یہ خیال نہ کرنا چاہئیے۔ کہ ان دونوں کی حقیقت ہی الگ الگ ہے۔ غرض دونوں ایک ہی حقیقت کے مالک ہیں۔ مگر نبی کو وہ حقیقت زیادہ نمایاں اور وسیع پیمانہ پر حاصل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حقیقت ایک ہی ہے۔ لیکن بباعث شدت وضعف رنگ کے مختلف نام (نبوت اور محدثیت) رکھے جاتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۳۸)

پس گو نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ مگر ہر ایک محدث نبی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں وہ حقیقت اس شدت اور زیادتی سے نہیں پائی جاتی۔ جس کا ایک نبی میں پایا جانا ضروری ہے۔

یہ امر بیان کرتے ہوئے شیخ محی الدین ابن عربی اپنی مشہور کتاب الفتوحات المکیہ میں فرماتے ہیں:۔ "فکل نبی محدّث وما کل محدث نبیؐ کہ ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے۔ مگر ہر ایک محدث نبی نہیں ہوتا۔"

(جلد ثانی سوال ۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں "اہل پیغام" کم ازکم امام الزمان تو تسلیم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ فاعلم ارشدک اللہ تعالیٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ

خدا تجھے ہدایت دے۔ تجھے معلوم ہو۔ کہ نبی محدث ہوتا ہے۔ اور محدث ایک لحاظ سے کہ اسے انواع نبوت میں سے ایک نوع حاصل ہوتی ہے نبی ہوتا ہے۔" (توضیح مرام ص۹)

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وضاحت سے بیان فرما دیا۔ کہ نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ اور تمام باتیں جو محدث میں من حیث المحدث پائی جانی ضروری ہیں۔ وہ اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اس کے محدث ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ مگر چونکہ تمام محدث نبی نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم ہر ایک محدث کو نبی نہیں کہہ سکتے۔ ہاں صرف اس لحاظ سے کہ اس میں انواع نبوت میں سے ایک نوع پائی جاتی ہے۔ مجازاً اسے نبی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔

آؤ اس سے بھی زیادہ واضح حوالہ پیش کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکتہ الآراء تصنیف حمامۃ البشرےٰ میں فرماتے ہیں:۔

"النبی محدث علی وجہ الکمال لانہ جامع لجمیع الکمالات علی الوجہ الاتم الابلغ بالفعل

یعنی نبی کامل طور پر محدث ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تمام کمالات کو بالفعل اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ ص۸)

اس سے زیادہ واضح نص اور کیا ہوگی۔ کاش کہ "اہل پیغام" انصاف سے کام لیں۔

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"شارحین حدیث نے محدث کے مختلف معنے کئے ہیں۔ عموماً اس کے معنے ملہم کئے ہیں۔ بعض نے کہا۔ وہ شخص جس کے دل میں ملاء اعلےٰ کی طرف سے کوئی بات ڈالی جائے۔ بعض نے کہا اس سے مراد ایسا شخص ہے جسکی زبان پر بلا قصد حق اور صواب جاری ہو۔ بعض نے اس کے معنے مکلّم کئے ہیں۔ یعنی جسکے ساتھ مکالمہ ہو یا فرشتے اس سے باتیں کریں اور یہی معنی مکلم حدیث سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ محدث کے معنی مکلم ہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام ص۱۲۱)

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ یہ تمام باتیں علیٰ وجہ الاتم نبی میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً یقیناً محدث بھی ہوتا ہے۔ کیا انبیاءؑ کو الہام نہیں ہوتا؟ کیا ان کے دل میں ملاء اعلےٰ کی طرف سے باتیں نہیں ڈالی جاتیں؟ کیا ان کی زبان پر بلا قصد حق اور صواب جاری نہیں ہوتا؟ کیا ان سے اللہ تعالےٰ ہمکلام نہیں ہوتا؟

جب یہ ساری باتیں نبی میں پائی جاتی ہیں۔ اور محدث سے بڑھکر پائی جاتی ہیں۔ تو ہم اس بات کے کہنے میں بالکل حق بجانب ہونگے۔ کہ نبی صرف محدث ہی نہیں بلکہ کامل محدث ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اظہار عقیدت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ و طلباء کی قرارداد

۳۰ جون مسجد نور میں اساتذہ اور طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

ہم جملہ اساتذہ و طلباء و کارکنان مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بالاتفاق آراء اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک خلافت اور نظام سلسلہ سے وابستگی اور اس کے لئے غیرت ایک ایسا اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ کہ جس کے بغیر جماعت کی ترقی بالکل غیر ممکن ہے۔ ہمارے لئے یہ رشتہ باقی تمام رشتوں اور تعلقات سے بالاتر۔ مضبوط۔ اور قوی ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں جو جو تعلقات بھی قطع کرنے پڑیں۔ اور جن جن جذبات کی قربانی کرنی پڑے ہم اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ان تعلقات کو بہ طیب خاطر چھوڑنے اور ان جذبات کو بخوشی قربان کرنے کے لئے ہر حال میں آمادہ ہیں۔ منافقین اور جماعت سے خارج شدہ لوگ اپنی حرکات قبیحہ کے باعث ہماری نگاہ میں ذرہ بھی وقعت نہیں رکھتے اور ہم ان کے اس ناپاک اور مکروہ پراپیگنڈہ کو جو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات بابرکات اور نظام سلسلہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے اور نظام سلسلہ کی ہر ممکن امداد کرنا اور اس کی عظمت اور وقار کو قائم رکھنا اپنا فرض عین یقین کرتے ہیں۔ بنابریں ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں اپنی عقیدت کا اظہار کر کے عرض پرداز ہیں۔ کہ ہم قطعاً باور نہیں کر سکتے کہ مخلصین جماعت میں سے ایک فرد بھی شیخ عبدالرحمٰن مصری وغیرہ کے زیر اثر ہو۔ ہم ان کے ایسے ادعا کو محض ایک لایعنی ڈینگ سمجھتے ہیں۔ خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر

محلہ دار البرکات کا جلسہ

۳۰ جون بعد نماز مغرب اہالیان محلہ دار البرکات کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت حاجی محمد اسماعیل صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے خلافت کی اہمیت اور اس کی ضرورت واضح کی۔ اور بتلایا کہ خلافت وہ نعمت ہے جس پر تمام مسلمانوں کی ترقی کا دارومدار ہے۔ پھر فخر الدین ملتانی اور شیخ عبدالرحمٰن مصری کے ادعاء باطل کی تردید کی۔ اور اہالیان محلہ دار البرکات کی ترجمانی کرتے ہوئے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا جسے جملہ احباب نے بالاتفاق منظور کیا۔

ہم اہالیان محلہ دار البرکات فتنہ پردازوں کے افعال پر اظہار نفرت کرتے اور ان کی خلافت سے علیحدگی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو بصد ادب اپنی عقیدت مندی اور اخلاص کا یقین دلاتے ہیں۔ ہم سب حضور کے ہر طرح فرمانبردار ہیں۔ اور انشاء اللہ فرمانبردار رہیں گے۔ (خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ

محلہ دار العلوم کا جلسہ

۳۰ جون بعد نماز مغرب [illegible] میں محلہ دار العلوم کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر منعقد ہوا۔ جس میں چند تقریروں کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق آراء پاس ہوئیں

(۱) ہم اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

نے عبدالرحمٰن مصری اور فخر الدین ملتانی کو جماعت سے خارج کر کے علیحدہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ان منافقین کے ناپاک پراپیگنڈا کی ہم دل سے مذمت کرتے۔ اور انہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ایسے گندے خیالات کا حامی نہیں جس کا اظہار انہوں نے کیا ہے اور جسے انہوں نے اپنی بدباطنی کی وجہ سے جماعت کے ایک حصہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۲) ہم ان فتنہ پردازوں کے ادعائے رسوخ کے متعلق یقین سے کہتے ہیں۔ کہ یہ محض لاف زنی ہے۔ اور ایسا جھوٹا دعوےٰ کر کے انہوں نے اپنی رسوائی کے سامانوں میں اور زیادہ اضافہ کر لیا ہے۔ خاکسار۔ سعید احمد قادیان

محلہ ناصر آباد کا جلسہ

۳۰ جون بعد نماز مغرب حلقہ محلہ ناصر آباد کے تمام احمدیوں کا ایک غیر معمولی جلسہ مسجد ناصر آباد میں منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق آراء پاس کئے گئے۔

(۱) جماعت احمدیہ حلقہ محلہ ناصر آباد کا یہ جلسہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے انتہائی عقیدت کا اظہار کرتا اور حضور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ہم اپنی جان اور مال اور دنیا کی تمام عزیز چیزیں خلافت کے احترام کی خاطر قربان کر دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

(۲) جماعت احمدیہ حلقہ محلہ ناصر آباد کا یہ جلسہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ اب وقت آ پہنچا ہے۔ کہ منافقین کی پوری حقیقت ظاہر کی جائے اور نہایت ادب سے التجا کرتا ہے۔ کہ حضور اب منافقین کو مزید مہلت نہ دیں۔

(۳) جماعت احمدیہ حلقہ محلہ ناصر آباد کے ہم تمام ممبران شیخ عبدالرحمٰن مصری وغیرہ کے اس خیال کو کہ ان کا جماعت احمدیہ میں اثر و رسوخ ہے۔ بالکل غلط اور خلاف واقعہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم اپنی اور باقی تمام احمدی جماعت کی دلی کیفیت کا ان لفظوں میں اظہار کرتے ہیں۔ کہ کوئی شخص بھی جو واقعہ میں احمدی ہے۔ اس کے دل میں شیخ صاحب اور دیگر منافقین کی پرکشہ کے برابر بھی وقعت نہیں۔ خاکسار عطاء الرحمٰن

محلہ دار السعت کا جلسہ

۳۰ جون بعد نماز عشاء ایک جلسہ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

ہم اہالیان محلہ دار السعت عبدالرحمٰن مصری کے اس خیال کو کہ اس کا جماعت احمدیہ میں اثر و رسوخ ہے۔ وابستگان خلافت کی سخت توہین تصور کرتے ہیں۔ اور اپنے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اپنی انتہائی عقیدت کا جو حضور کے ساتھ ہم خدام کو ہے۔ اظہار کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم اپنی ہر عزیز سے عزیز تر چیز خلافت کے احترام کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ خاکسار خواجہ معین الدین۔

لجنہ اماء اللہ محلہ دار الفضل کی قرارداد

۲۹ جون بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ محلہ دار الفضل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی عقیدت اور جذبہ جاں نثاری کو پیش کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ خلافت کے وقار کے قیام کے لئے ہر قربانی

25
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور غدارانِ خلافت کو جماعت سے الگ کرنے پر ہم حضور کی شکرگزار ہیں۔

(۲) پیارے آقا ہم ان بدباطن منافقین کے مکروہ اور کمینہ پروپیگنڈا کے خلاف انتہائی نفرت وغصہ کا اظہار کرتی ہیں۔ اور ان کے دعوئی اثر و رسوخ کو ایک ذلیل اور کمینہ بڑھ سمجھتی ہیں۔ (سیکرٹری لجنہ)

لجنہ اماءاللہ محلہ مسجد مبارک کی قرارداد

لجنہ اماءاللہ حلقہ مسجد مبارک نے اپنے اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن مصری نے جو یہ ادعا کیا ہے۔ کہ وہ اپنے رسوخ کو جو اسے حاصل ہے۔ خلافت کے خلاف استعمال کرے گا۔ یہ مخلصین سلسلہ کی ہتک ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتی ہوئی۔ خلافت حقہ کے ساتھ اپنی کامل وابستگی رکھتی ہیں۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے اپنی گہری عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتی ہیں۔ نیز عبدالرحمٰن مصری کے طریق عمل پر نفرت کا اظہار کرتی ہیں۔
(سیکرٹری لجنہ)

شیخ عبدالرحمٰن مصری کی صریح غلط بیانی

جو اشتہار "ایک دردمندانہ اپیل" کے عنوان سے شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے یکم جولائی کو قادیان میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے نیچے انہوں نے "عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان" لکھا ہے۔ اور ساتھ ۲۹ جون ۱۹۳۷ء کی تاریخ لکھی ہے شیخ صاحب کی یہ کارروائی سراسر تقوےٰ کے خلاف ہے۔ اس وقت وہ "ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان" نہ تھے۔ ان کا ایسا لکھنا صرف خلاف واقعہ ہی نہیں بلکہ جماعت کے ساتھ غداری کی بھی ایک مثال ہے جماعت نے انہیں ایک عہدہ پر مقرر کیا تھا۔ اور جب انہوں نے نظام جماعت کو برباد کرنا چاہا۔ تو انہیں اس عہدہ سے الگ کر دیا گیا۔ چنانچہ ۲۶ جون کو ان کی برطرفی کا ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نے پاس کیا اور ۲۷ جون کو انہیں باقاعدہ اطلاع دیدی گئی لیکن وہ ۲۹ جون کو اشتہار لکھتے ہیں۔ اور اس میں اپنے آپ کو ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قرار دیتے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ ہے۔ کیا "اصلاح" کے دعویدار اسی طرح غلط بیانی پر بنیاد رکھا کرتے ہیں۔ سچ ہے۔ جب انسان ایک صداقت کو چھوڑتا ہے۔ تو وہ کذب بیانی کو اپنا شیوہ بنالیتا ہے۔ یہ تو ابھی ابتدا ہے۔ آگے آگے آپ دیکھیں گے کہ کس طرح یہ لوگ اس قسم کی حرکات میں اضافہ کرتے جائینگے۔ خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

شرح چندہ میں اضافہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا۔ کہ موصی اور غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند فرمائیں۔ اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں۔

(۱) جو دوست موصی ہیں۔ وہ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمالیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں۔ وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علےٰ ہذا القیاس۔

(۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں۔ مندرجہ بالا ہر دو قسم کے اضافے اختیاری ہیں یعنی جو دوست خوشی سے بڑھانا چاہیں۔ بڑھا سکتے ہیں۔ مگر ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ صدر انجمن کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر اور "حضور کی تحریک کے احترام میں احباب جماعت کا بیشتر حصہ مجوزہ اضافہ چندہ اپنی خوشی سے قبول کریگا۔ موصی اور غیر موصی اصحاب کو جو اس طرح اپنا چندہ بڑھائینگے۔ حق ہوگا کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں۔ اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمائیں کہ اضافہ کس تاریخ سے اور کس شرح سے چندہ یا حصہ آمد کا کس قدر کیا گیا ہے۔ اور آئندہ کس قدر ادا کیا کریں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

توسیع مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ

اگرچہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ مسجد اقصےٰ کی توسیع ایک حد تک ہو چکی ہے۔ یعنی جس حصہ میں پہلے مستورات نماز پڑھا کرتی تھیں۔ وہ حصہ مردوں کے حصہ میں شامل کیا گیا۔ اور عورتوں کے لئے مسجد اقصےٰ کی بجانب جنوب ایک وسیع مکان خرید کر مخصوص کر دیا گیا۔ لیکن چونکہ بفضلہ تعالےٰ جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہ توسیع بھی کافی نہیں رہی۔ ہر جمعہ کے روز سینکڑوں نمازی مسجد میں جگہ نہ ملنے کے سبب گلی کوچوں ملحقہ مکانوں اور دوکانوں کی چھتوں پر نماز پڑھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اس طریقہ سے موسم سرما میں تو گزارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن موسم گرما اور برسات میں گلی کوچوں اور چھتوں پر نماز پڑھنا سخت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مسجد اقصےٰ کی جلد توسیع نہ ہوئی۔ تو اس تکلیف میں جماعت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اور بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔

اسی طرح مسجد مبارک کی توسیع کا معاملہ بھی ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ مسجد اقصےٰ کا یہ مسجد بھی بالکل ناکافی ہے۔ اور بسا اوقات نمازیوں کو دھوپ میں چھت پر نماز پڑھنی پڑھتی ہے۔ یا موسم گرما میں رات کی نمازوں میں مسجد کے اندر پڑھنی ہوتی ہے۔ اس مسجد کی توسیع کے لئے بھی ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں۔

اب ہر دو مساجد کی توسیع کے لئے روپیہ کا سوال درپیش ہے۔ اب تک جو روپیہ فراہم ہوا ہے۔ وہ تخمینہ سے بہت کم ہے۔ اس لئے تعمیر کا کام شروع نہیں کیا جا سکا۔ لیکن نمازیوں کی موجودہ تکلیف سخت ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔ اس لئے اس متبرک کام کے لئے روپیہ کا نہایت جلد فراہم ہو جانا ضروری ہے تا تعمیر کا کام بلا غیر ضروری توقف شروع کیا جا سکے

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک نیکی کا ثواب نیکی کے کام کی اہمیت کے لحاظ سے ملتا ہے۔ تعمیر مساجد ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی کا کام ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ یعنی جو شخص مسجد بنائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں مکان بنائے گا۔ یہ حدیث تو عام مسجدوں کی تعمیر کے متعلق ہے۔ لیکن اس وقت جماعت کے سامنے ایسی مساجد کی تعمیر کا سوال درپیش ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نسبت رکھتی ہیں۔ اور مسجد نبوی کے قریب المرتبہ ہیں۔ پس ایسی مساجد کی تعمیر میں روپیہ صرف کرنا کس قدر ثواب کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور یہ کیسی خوش قسمتی ہے۔ ہم لوگوں کی۔ کہ ہمارے سامنے ایسی مساجد کی تعمیر کا معاملہ درپیش ہے۔ جو فضیلت کے لحاظ سے مسجد نبوی کے قریب درجہ رکھتی ہیں۔ پس ان احباب کے لئے جو اس ثواب میں شامل ہونا چاہیں۔ نہایت عمدہ موقع ہے۔ کہ روپیہ فوراً محاسب صاحب کے نام بھیجیں اور کوپن پر ضرور لکھیں کہ مساجد کی توسیع کے لئے ہے۔

اس چندہ کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی جبر ہے۔ جو دوست خوشدلی کے ساتھ جس قدر بھی چندہ دینا چاہیں۔ اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ مگر کسی پر بھی اس چندہ کے وصول کرنے میں زور نہ دیا جائے۔ مستورات کو بھی اس تحریک سے مطلع کر دیا جائے۔ تا اگر وہ چاہیں۔ تو وہ بھی اس ثواب میں شامل ہو سکیں

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص

فتنہ پرداز منافقین کی کمینہ اور مکروہ حرکات کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار

انبالہ

۳۰ر جون جماعت احمدیہ شہر انبالہ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہو کر مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ شہر انبالہ کا یہ جلسہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں اپنی گہری اطاعت و عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ شہر انبالہ کے افراد خلافت کے اعزاز و احترام کے قیام کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار رہیں۔

۲۔ جماعت احمدیہ شہر انبالہ کا یہ جلسہ جماعت سے خارج شدہ منافقین اور فتنہ پردازوں کے مکروہ اور کمینہ پراپیگنڈا کے خلاف انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔ اور منافقین کے دعوئے اثر و رسوخ کو ایک ذلیل اور کمینہ بڑ خیال کرتا ہے۔

عبدالرحمن امیر جماعت احمدیہ شہر انبالہ

لکھنؤ

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۷ر جون بعد نماز عشاء منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا ہر فرد بلا کسی استثناء کے سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پر از اخلاص اظہار عقیدت پیش کرتا ہے۔ اور حضور پر نور کو خلیفۂ برحق دل و جان سے یقین کرتا ہوا حضور انور کے ادنےٰ سے اشارہ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہے۔

۲۔ شیخ مصری اور اس کے بئس القرین کی لاف کو نہایت حقارت کے ساتھ دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ لکھنؤ کا ہر فرد نہ صرف ایسے منافقوں سے انتہائی بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ بلکہ یقین دلاتا ہے۔ کہ ایسے منافقوں یا دیگر اشرار کا قطعاً کوئی اثر نہیں اور بتا دینا چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ بہت جلد ایسے کرم دلی کو تباہ کرے گا۔ سید ارتضیٰ علی

منٹگمری

۳۰ر جون یہ قرارداد منظور کی گئی کہ جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس سلسلہ سے خارج شدہ افراد کے اس دعویٰ کو سخت حیرت و استعجاب کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا کوئی قابل ذکر فرد ان کے ہم خیال ہے۔ اور ان کے اس غلط دعوے کی علانیہ تردید کرتے ہوئے اس امر کے اظہار میں خوشی اور سعادت پاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خلافت ثانیہ کے دامن کے ساتھ کامل وابستگی ہی سلسلہ کیلئے دینی اور دنیاوی ترقی کی واحد کلید ہے اور نیز منافقین کے اتہامات اور مکروہ پراپیگنڈا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ خاکسار غلام حسین جاجلوی سیکرٹری جماعت احمدیہ منٹگمری

بھیرہ

۳۰ر جون بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ بھیرہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گہری عقیدت کا اظہار کرتی ہوئی حضور کو یقین دلاتی ہے۔ کہ خلافت کے وقار کی خاطر ہر ایک قربانی جماعت کا ہر فرد پیش کرنے کو تیار ہے۔

خاکسار
محمد فضل الٰہی جنرل سیکرٹری

سرائے عالمگیر

۳۰ر جون بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سرائے عالمگیر میں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر عبدالرحمن مصری کے ان خطوط کو جو اس نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو لکھے۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور شیخ مصری کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم خلافت کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے اپنا جان و مال قربان کرنا باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ نیز اپنے پیارے آقا و مطاع کے حضور اظہار عقیدت کرتے ہیں۔

خاکسار کرامت الدین ڈار سیکرٹری تبلیغ

گنج مغلپورہ

جماعت احمدیہ گنج (لاہور) کا ایک غیر معمولی اجلاس ۳۰ر جون کو منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئی۔

۱۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ گنج (لاہور) نہایت صدق دل سے حضرت امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دامن سے اپنی جاں نثارانہ وابستگی کا پر زور اعلان کرتے ہیں۔ ہمیں حق الیقین ہے۔ کہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ سے علیحدگی دین و دنیا میں ناکامی اور روسیاہی کا باعث ہے۔

۲۔ ہمیں خلافت کے وقار حقیقی کے قیام کے لئے اگر اپنی جانوں کی قربانی پیش کرنی پڑے تو اس میں ہم خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور سعادت یقین کرتے ہیں۔ اور منافقین کی سفیہانہ حرکات کو بے حد نفرت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

۳۔ ہم شیخ عبدالرحمن مصری کی "رسوخ اور اثر" کے متعلق بڑ اور غلط بیانی کی پر زور تغلیط و تردید کرتے ہیں۔

خاکسار
(شیخ) نور احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت گنج (لاہور)

ایک بہت باموقعہ قطعہ زمین سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے

ایک قطعہ زمین ۱۶ کنال کا جو قادیان میں حضرت نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی کوٹھی کے جانب شمال بڑے شارع عام پر واقعہ ہے بہت باموقعہ ہے۔ اگر کوئی ایک ہی صاحب خریدیں تو اس جگہ عمدہ شاندار کوٹھی بن سکتی ہے۔

صدر انجمن ایک فوری ضرورت کے ماتحت اس رقبہ کو سستے داموں پر یعنی ۱۶ کنال کی قیمت بحساب ۲۵۰ روپیہ فی کنال کے مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ تک فروخت کرنے کو تیار ہے۔ رجسٹری یا انتقال کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۴۵۶۴ منکہ غلام نبی مستری ولد عمر الدین قوم ترکھان پیشہ نجاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن مرزا والا اسلام پور چک ۱۰۲ ڈاکخانہ پرتاپ پور چک ۱۰۲ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد متروکہ نہیں ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری جس قدر جائیداد مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں اور اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ علاوہ ازیں میری آمدنی اس وقت بطور سیپ ۵ سالانہ ہے میں وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر چھ ماہ کے بعد فصلانہ کے موقعہ پر ادا کر دیا کروں گا اگر میری آمدنی بڑھ گئی تو اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا مستری غلام نبی

گواہ شد:۔ محمد اعظم سیکرٹری مال چک ۳۳۲ دھتی دیو ضلع لائل پور۔

گواہ شد:۔ قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ۔ لائل پور

۴۸۰۳ میں ڈاکٹر سید منصور احمد ولد مولوی سید ارادت حسین مرحوم قوم سید پیشہ میڈیکل پریکٹس و زیلداری، تقریباً ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع ادرین ڈاکخانہ بجرہ تھانہ سورجگڈھا ضلع مونگیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

الف:۔ میری جائداد حسب ذیل ہے حقیت ملکیت چند توذیعات مع اراضیات بکاشت و خانہ ہائے سکونتی رعایاں و حقیت جوت ہائے رعیتی خاص باحق مقابضت قابل الانتقال موروثی و محصولہ و جوت رعیتی رہن باقبضہ واقعہ چند مواضعات درون پرگنہ ہائے سورجگڈھا و سنگھول بشرکت دیگر شرکایان و خاص بلا شرکت و مکانات سکونتی زنانہ و مردانہ خاص بشرکت دیگر شرکایان واقع موضع ادرین پرگنہ سورجگڈھا ضلع مونگیر اس کے حقیت ملکیت چند توذیعات و اراضیات بکاشت وغیرہ رہن باقبضہ میں تحریری و زبانی مولوی سید وزارت حسین احمدی عم حقیقی کے دیا ہوا ہے کہ بعد وضع مالیت اس کے جو سب اراضیات و توذیعات و مکانات وغیرہ کی رسدی حصص خاص قبضہ و دخل میں منمقر کے ہے۔ اس کی مالیت بحالت موجودہ مبلغ سما عہ ر چھ ہزار ایک سو پچیس روپے تخمیناً کی ہے۔

(ب) نوگنٹھ اراضی واقعہ محلہ کچی سرائے شہر مظفر پور جو واسطے بنانے مکان سکونتی اپنے مہاراج دھراج بہادر ریاست دربھنگہ سے باداے زر نذرانہ مبلغ الف ماہ عہ ر کے بندوبست لیا ہے۔ کہ مالیت اس کی سر دست اسی قدر الف ماہ عہ ر روپیہ ہے۔

(ج) کاروبار تجارت میڈیکل ڈسپنسری موسومہ آئیڈیل فارمیسی واقع اسٹیشن روڈ شہر مظفر پور کہ جس میں نصف حصہ منمقر کا بشرکت سید غلام مصطفیٰ احمدی برادر عموی کے ہے۔ و بحالت موجودہ مالیت کاروبار تجارت مذکورہ حصہ منمقر کی تخمیناً الف عہ ر روپیہ ہے۔ حسب صراحت بالا جملہ مالیت بحالت موجودہ منمقر کے جائداد کی تخمیناً مبلغ لعہ ۹۰۰۰ ر ہوتی ہے۔ منمقر کے ذمہ زوجہ منمقر بی بی زینب دختر سید وزارت حسین احمدی کا کہ وہ بھی احمدی ہیں مبلغ عہ ۵۰۰۰ ر روپیہ دین مہر ہے و مبلغ نو سو روپے قرض نقد جو واسطے لینے بندوبست جائداد مندرجہ ضمیمہ ج بالا کے زبانی لیا ہے۔ جملہ مبلغ عہ لعما ر روپیہ واجب الادا ہے۔ اور منمقر کا ارادہ ہے۔ کہ بعوض مبلغ مذکور کے منجملہ جائداد ہائے مذکورہ بالا کے اسیقدر مالیت کی جائداد بحق زوجہ موصوفہ منتقل کر دوں۔ اگر تا دم مرگ ایسا نہ کر سکوں یا زر واجب الادا مذکور جزو یا کل نقد بھی ادا نہ کر سکوں تو جائیداد متروکہ سے منمقر کے زر واجب الادا جز و یا کل جیسی حالت ہو ادا کی جائے۔ علاوہ صرف جائداد مذکورہ بالا پر نہیں ہے۔ بلکہ آمد از میڈیکل پریکٹس پر ہے۔ جو اسوقت تخمیناً مبلغ دوسو روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست و تا رہنے میڈیکل پریکٹس کے یا جو بھی دیگر صورت آمد سوائے جائداد کے ہوگی۔ اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری خالص جائداد بعد وضع دین مہر و دیگر قرض ہائے بوقت وفات ثابت و قائم ہو۔ اس کے عشر دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ دین مہر و دیگر قرض ہائے مذکورہ بالا بلا رہن بالقبضہ یا با رہن بالقبضہ ادا ہو کر یا جائیداد حاصل ہو کر یا دیگر کسی صورت سے جو بھی کمی بیشی مالیت میں جائیداد کے ہوگی اس کی اطلاع حسب موقع منمقر صدر انجمن احمدیہ قادیان میں دیتے رہنے کی حتی الوسع کوشش کرونگا۔

العبد:۔ سید منصور احمد احمدی

۳ر اپریل ۱۹۳۶ء

گواہ شد:۔ سید اختر احمد احمدی ساکن ادرین

گواہ شد:۔ سید غلام مصطفیٰ احمدی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین رض عرصہ ۳۵ سال سے یہ سرمہ تیار رہتا ہے ککروں ابتدائی موتیا بند جالا پھولا پڑبال خارش آنکھوں سے پانی جاری رہنا نظر کی کمزوری غرض ہر قسم کی امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے اصلی ممیرانی تولہ جو پیا نہ ہو عہ ۱۰ سرمہ ممیرا خاکی اول فی تولہ عہ سرمہ سیاہ فی تولہ عہ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں۔ سید احمد نور کابلی موجد سرمہ ممیرا قادیان دارالامان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پونچھ یکم جولائی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت پونچھ کے ارباب حل وعقد اور عوام الناس کے رہنماؤں میں تصفیہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے حالات سکون پذیر ہوگئے ہیں۔ شرائط مصالحت کا اعلان شیخ محمد عبداللہ نے گزشتہ رات آٹھ ہزار مسلمانوں کے اجتماع میں کیا۔ تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔ شکایات کے تدارک کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ ڈاکٹر رام سنگھ کے متعلق فیصلہ ہوا ہے۔ کہ اس پر یہ الزام ثابت نہیں ہوا کہ اس نے قرآن کریم کی توہین کی ہے مگر چونکہ اس نے انتظام اچھا نہیں کیا اس لئے اسے میڈیکل اور جیل کے محکموں سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ جتھا بندی بند کر دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ حکومت کی طرف سے عنقریب ایک بیان شائع کیا جائے گا۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) فلسطین سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کی شرارتیں حد سے گذر چکی ہیں۔ وہ مسلم لیڈروں کو قتل کرنے کی سازشیں کر چکے ہیں۔ ایک تازہ سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ ایک دن مفتی امین الحسنی ایک موٹر پر سوار ایک سڑک پر جا رہے تھے۔ کہ پیچھے سے ایک یہودی کی موٹر آئی جس کے سواروں کا رویہ مشتبہ معلوم ہوتا تھا۔ لیکن مفتی صاحب اپنی موٹر تیزی کے ساتھ چلا کر دشمنوں کی گرفت سے نکل گئے۔ اس واقعہ پر فلسطین میں اظہار اضطراب کیا جا رہا ہے۔ اور بعض عرب نوجوان جوابی کارروائی کرنے پر آمادہ ہو چکے ہیں۔

لاہور۔ یکم جولائی سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند مقرر ہوئے ہیں

ملتان۔ یکم جولائی مسٹر سی سی گاربٹ کمشنر ملتان ڈویژن کو پنجاب کا فنانشل کمشنر مقرر کیا گیا

شملہ یکم جولائی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے موجودہ مارشل کی خدمات کل سے ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیا مارشل ایک کمیٹی کی سفارش سے مقرر کیا جائے گا۔ جو عنقریب مرتب کی جائے گی

لاہور یکم جولائی معلوم ہوا ہے کہ بعد یہ لاہور کے ایڈ منسٹریٹر مسٹر میکناب محکمہ امداد باہمی کے رجسٹرار مقرر کئے جائیں گے۔ مسٹر میکناب جالندھر کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

کراچی۔ یکم جولائی۔ ضلع نواب شاہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ موضع رازی جاتوئی تمام کا تمام جل کر خاکستر ہوگیا ہے۔ بہت سے مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ بائیس ہزار کے قریب ہے۔

نینی تال۔ یکم جولائی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کابینہ یوپی صوبہ کے سیاسی قیدیوں کے متعلق بعض امور پر غور کر رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ بعض ضروری اصلاحات عمل میں لائی جائیں گی۔

راولپنڈی یکم جولائی وزیرستان سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں کی صورت حالات میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قبائل اسی جوش کے ساتھ سرکاری فوجوں پر حملے کر رہے ہیں۔ حکام طیاروں کے ذریعہ شورش زدہ علاقہ میں پمفلٹ پھینک رہے ہیں جن میں قبائل کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ حکومت ان کے خلاف زبردست کارروائی کرے گی۔ بنوں رزمک روڈ پرائیویٹ ٹریفک کے لئے پھر بند کر دی گئی ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ وزیرستان سے سرکاری فوج کے جلد واپس آنے کی بھی کوئی امید نہیں

شملہ یکم جولائی آج جس وقت پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ مخالف پارٹی کے تمام ارکان ایوان میں موجود تھے۔ وقفہ استفسارات سے پہلے سپیکر نے کہا کہ انہیں حزب الاختلاف کے لیڈر کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ چونکہ انہیں اس سلسلہ میں بعض کتابوں اور آئین کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ اس لئے وہ اس کا جواب بعد میں دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل کی حیثیت سے ایک پولیس افسر کے تقرر سے بعض ممبروں میں ناراضگی پھیل گئی ہے انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ کسی ریٹائرڈ ملٹری افسر کے مل جانے پر یہ عہدہ اس کے حوالے کر دیا جائیگا۔ مارشل کے فرائض کے متعلق کہا۔ کہ ابھی تک نہ تو حکومت نے اس بارے میں غور کیا ہے۔ اور نہ میں نے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ اس کے فرائض وہی ہوں گے۔ جو مرکزی اسمبلی کے مارشل کے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان فرائض میں کسی قسم کی ترمیم کی ضرورت پڑی تو ہاؤس کی طرف سے ترمیم کر دی جائے گی۔

لکھنؤ یکم جون۔ کارلٹن ہوٹل لکھنؤ سے بارہ ہزار روپیہ کے غبن کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس غبن کا پتہ اس وقت چلا۔ جب آڈیٹر حساب کی پڑتال کر رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ روپیہ بنک سے مختلف وقتوں میں جعلی چیکوں کے ذریعہ نکالا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک مقامی عدالت میں ہوٹل کے ایک کلرک کے خلاف مقدمہ دائرہ کر دیا گیا ہے۔ ملزم کو دو ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

شملہ۔ یکم جولائی۔ ۲۹ اور ۳۰ جون کی درمیانی شب رضائی کیمپ پر فائر کئے گئے۔ رزمک اور رضائی کیمپ کے درمیان ٹیلیفون کے تاروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ باقی سب علاقہ میں امن قائم رہا۔ سیکنڈ انڈین انفنٹری بریگیڈ نے کل دنیر تک پیشقدمی کی۔ جو میدان شام کے مغرب میں واقع ہے اور بعد دوپہر کارونشین کیمپ میں واپس آگیا۔ قبائل کی دو مسلح جماعتیں دیکھی گئیں فائر کئے گئے۔ لیکن وہ غائب ہوگئے سرکاری فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کراچی یکم جولائی۔ سندھ کے متعدد مقامات سے آندھیوں اور بارشوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ حیدرآباد میں ٹیلیفون لائن کا ایک حصہ خراب ہوگیا ہے۔ کراچی میں بھی متعدد مقامات پر بجلی خراب ہوگئی ہے۔

نیویارک۔ ۳۰ جون۔ امریکہ میں مقیم یہودیوں کی انجمن نے ایک وفد مسٹر سٹیفن وائیز کی قیادت میں لنڈن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد دو حصوں میں فلسطین کو تقسیم کرنے کی مجوزہ تجویز کے خلاف امریکہ کے یہودیوں کا نظریہ حکومت برطانیہ کے پیش کرے گا۔

امرتسر یکم جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۱۶ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے۔

روما۔ یکم جولائی اٹلی کے سرکاری اخبار "پاپولو د اطالیہ" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سائنیور مسولینی کا ہے مضمون میں برطانیہ اور فرانس پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ہسپانیہ میں عدم مداخلت کی پالیسی پر عمل نہیں کیا۔ بلکہ کھلم کھلا ہسپانیہ کے اشتراکیوں کی مدد کی ہے۔

شملہ یکم جولائی یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ فیڈریشن کے سلسلہ میں عمل میں آنے والی تبدیلیوں کے پیش نظر مرکزی اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ موجودہ اسمبلی کی میعاد ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو ختم ہوتی ہے۔ اب اس کی میعاد ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء تک بڑھا دی جائیگی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی